Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غمگین ہی رہنا چاہئے۔"

"دیکھو معیظ الرحمن،" خواجہ معراج بھاری بھر کم لہجے میں مخاطب ہوا۔ "اول تو اُن کی فیس کم ہوتی ہے۔ صرف کھانا وغیرہ کھا کر ہی خوش ہو جاتے ہیں۔ اِس سے لوگوں کی زندگی آسان ہو جاتی ہے، اَور اُن پیشواؤں پر اُن کا اعتماد بھی قائم رہتا ہے۔ یہ دلیل کی بات ہے۔ مگر تمہیں کسی قانون کی کتاب میں نہیں ملے گی۔ قانون بجا طور پر آپ کو تحفظ مہیا کرتا ہے، مگر سستے داموں نہ خوش ہوتا ہے اَور نہ خوش کرتا ہے۔ قانون کی خصلت خشک اَور غمگین ہے۔"

"جب قانون حق میں جا رہا ہو پھر تو خوشی ہوتی ہے ناء" بدیع الزمان نے کہا۔

"جب تک فیصلہ نہ دے دیا جائے اُس وقت تک قانون کسی کے حق میں نہیں جایا کرتا۔ تم آج کی کاروائی سے ہی خوش ہو رہے ہو، مگر مجھے ایک آدھ بات کے بارے میں فکر ہے۔"

"وہ کیا ہیں؟"

"ایک تو جج جلد جلد تاریخیں دے رہا ہے۔"

"کیا یہ بہتر نہیں ہے؟ جتنی جلد فارغ ہو جائیں اچھا ہی ہے۔"

"اِس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ریٹائیر ہونے سے پہلے کیس کا فیصلہ کرنا چاہتا ہے۔"

"اِس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ بلکہ ایک ہی عدالت سے چھٹکارا ہو جائے گا۔"

"یہ ایک فائن پوائنٹ ہے بدیع۔ میں ابھی اِس بارے میں کوئی رائے نہیں دینا چاہتا۔ خاموشی سے آگے آگے دیکھتے جاؤ۔ اللہ پر بھروسہ رکھو۔ کام ٹھیک ہی ہو جائے گا۔"

اگلی پیشی پر کیمیائی انالسس کی رپورٹوں کی باری تھی۔ اِزمیر گھی انڈسٹریز کے چیف کیمسٹ عامر محمود کے بیان کرائے جا رہے تھے۔ اُس کی انالسس رپورٹ اَور گھی کے اجزاء

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی مقرر کردہ حدود کی ایک ایک کاپی جج، گواہ اَور میاں اِنتظار حسین کے سامنے تھی۔ تعلیم وغیرہ کے بارے میں چند اِبتدائی سوال کرنے کے لئے بعد کیمیائی اجزاء کا ذِکر آیا تو اِنتظار حسین نے کہا۔

"اگر آپ اِن اجزاء کی تشریح ذرا آسان زبان میں کریں تو عدالت کو اِن کے سمجھنے میں مدد ملے گی۔ مثلاً ایف۔ایف۔اے کیا چیز ہے؟"

"ایف۔ایف۔اے مخفف ہے فری فیٹی ایسڈز کا۔ یہ اَیسڈٹی کا پیمانہ ہے۔"

"یعنی تیزابیت؟"

"جی ہاں۔ گھی میں اس کی مقدار صفر اعشاریہ دو یا اس سے کم ہونی چاہئے۔ ورنہ یہ معدے میں زخم پیدا کرنے کا موجب بن سکتی ہے۔"

انتظار حسین نے تائید میں کئی بار سر ہلایا۔ "اب بتایئے کہ رینسڈٹی کیا ہوتی ہے؟"

"اِس کا مطلب ہے جی کہ گھی پُرانا ہو گیا ہے اَور اِس میں بدبودار مادے پیدا ہو گئے ہیں۔"

"یعنی گھی میں بدبو پیدا ہو گئی ہے؟"

"ضروری نہیں کہ ایسی بو پیدا ہو جو سونگھی جا سکتی ہو، گو معمولی سی تبدیلی آنا لازمی ہے جو تیز قوت شامہ رکھنے والے جان سکتے ہیں۔ مگر اصل خرابی کیمیکل طور پر واقع ہوتی ہے۔"

"اسے روکنے کے لِئے آپ کیا کرتے ہیں؟"

"ہم لبارٹری میں اس کے لِئے مسلسل پراوکسائیڈ ٹیسٹ کرتے رہتے جن سے اس کی پراوکسائیڈ ویلیو کو کنٹرول میں رکھتے ہیں۔"

"پراوکسائیڈ ویلیو کو کنٹرول میں رکھنے سے کیا آپ بدبودار مادے پیدا ہونے سے روک سکتے ہیں؟"

"جی نہیں۔ مگر اس سے ہم اُس عرصے کا تعین کر سکتے ہیں جس عرصے کے بعد رینسڈٹی، یا بدبودار مادے پیدا ہو جائیں گے۔"

"اِس سے کیا مقصد حاصل ہوتا ہے؟"

"اِس سے ہم اِس قابل ہو جاتے ہیں کہ گھی کے ٹین پر ایک مقررہ تاریخ پرنٹ کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیں جس کے گزر جانے کے بعد گھی قابل استعمال نہیں رہتا۔"

"کیا آپ کے ہر ایک پیکج پر یہ تاریخ درج ہوتی ہے؟"

"جی ہاں۔"

خواجہ معراج اور بدیع الزمان نے مُنہ سے بولے بغیر نفی میں اپنے سر ہلائے۔ چیف کیمسٹ عامر محمود نے اپنا بیان جاری رکھا اور گھی بنانے کے عمل کے دوران مختلف مراحل پر کیمیائی کنٹرول کے بارے میں بتاتا رہا۔ ایک مقام پہ میاں اِنتظار حسین نے اُسے روکا۔

"عامر صاحب، ہائیڈروجی نیشن کے عمل تک تو میرا خیال ہے ہم سب سمجھ چکے ہیں۔ آپ یہ بتایئے کہ نِکل دھات، جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں، اور جو مضر رساں ہوتی ہے، گھی میں کیونکر داخل ہوتی ہے؟"

"یہ ایک کیٹالسٹ کے طور پر نِکل فارمیٹ کی شکل میں ڈالا جاتا ہے۔"

"یہ کس مقصد کے لِئے کیٹالسٹ کا کام کرتا ہے؟"

"تیل کی ہائیڈروجی نیشن کے لئے۔"

"تو پھر یوں کہیے ناء۔ سلسلہ وار عمل کو واضح کرنے کے لِئے بیان بھی سلسلہ وار ہونا چاہئے۔"

"جی بہتر۔"

"نِکل دھات کی مقدار کتنی ہوتی ہے؟"

"مقررہ کردہ حد صفر اعشاریہ پانچ پارٹس پر ملین ہے۔"

"یعنی دس لاکھ حصص گھی کے ہوں تو اُن میں زیادہ سے زیادہ ایک اعشاریہ پانچ حصہ نکل کا ہونا چاہئے۔"

"جی دُرست ہے۔"

"پھر اِسے تلف کرنے کے لِئے آپ کیا کرتے ہیں۔"

"یہ ایک پراسس کے ذریعے سٹرک ایسڈ کی ملاوٹ سے تلف کر دیا جاتا ہے۔"

"آخر میں یہ معلوم کرنے کے لِئے کہ گھی مضر رساں اشیاء سے پاک ہو گیا ہے کیا آپ کوئی ٹیسٹ کرتے ہیں؟"

"جی مسلسل چوبیس گھنٹے کرتے رہتے ہیں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یعنی آپ کی سب اچھا" والی رپورٹ کے بغیر گھی دُکانوں کو سپلائی نہیں کیا جاتا؟"

"ہرگز نہیں جناب۔ ہماری سب طرح کی کلین رپورٹوں کے بغیر گھی کی کوئی لاٹ پیکنگ پلانٹ میں نہیں جا سکتی۔"

"ٹھیک۔ ٹھیک" میاں اِنتظار حسین نے تائید ا، جبکہ خواجہ معراج اَور بدیع الزمان نے نفی میں سرہلائے۔

دو چار مِنٹ کے بعد چیف کیمسٹ کا بیان ختم ہوا تو جِرح کے لِئے خواجہ معراج الدین اُٹھا۔ جو گواہان کو عموماً نام سے مخاطب کیا کرتا تھا، اپنی روش سے ہٹ کر عامر محمود کے ساتھ اُس کے عہدے سے مخاطب ہوا، تو بدیع الزمان کو اندازہ ہو گیا کہ خواجہ معراج اب کمر کس کر اِس گواہ پر حملہ آور ہونے والا تھا۔ اُس کے لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ پیدا ہُوئی۔

"چیف کیمسٹ صاحب،" خواجہ معراج نے کہا، "آپ کو اِزمیر گھی اِنڈسٹریز میں سروس کرتے ہوئے کتنا عرصہ گزُر چکا ہے؟"

"کم و بیش آٹھ برس جناب۔"

"آپ کے بیان کے مطابق آپ نے سن پینسٹھ میں بی۔ایس۔سی کا امتحان پاس کیا تھا۔ تو گویا اُس کے کچھ ہی عرصے کے بعد آپ نے اِزمیر گھی انڈسٹریز کی ملازمت اختیار کرلی؟"

"جی ہاں۔ کوئی آٹھ دس مہینے کے بعد۔"

"اس سے پہلے آپ نے کسی اَور جگہ پر ملازمت کی؟"

"جی بہت تھوڑے عرصے کے لِئے ایک دُوسری جگہ پہ کی تھی۔ پھر وہاں سے چھوڑ کر موجودہ ملازمت پہ آگیا۔"

"کیا آپ عدالت کو بتائیں گے کہ موجودہ ملازمت سے پہلے آپ نے کہاں اَور کتنے عرصے کے لِئے ملازمت کی تھی؟"

عامر محمود کے انداز سے گھبراہٹ ظاہر ہونے لگی۔ مگر اُس نے اپنی آواز برقرار رکھی۔ "تقریباً چار ماہ تک تدبیر سیمنٹ فیکٹری میں ملازمت کی تھی۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"درست،" خواجہ معراج اثبات میں سر ہلا کر بولا۔ "اُس صورت میں آپ کو علم ہو گا کہ اُس زمانے میں وہاں ایک ہائی لیول انکوائیری ہُوئی تھی جب اُس فیکٹری نے منگلا ڈیم کو ناقص سیمنٹ سپلائی کیا تھا۔"

عامر محمود کا رنگ پہلے سرخ، پھر زرد پڑ گیا۔ "جی؟" اُس نے گھبرا کر پوچھا۔

"میرے خیال میں سوال دُہرانے کی ضرورت پیش نہیں آنی چاہئے۔ یہ ایک بڑا سکینڈل تھا جس سے آپ بے خبر نہیں رہ سکتے۔ ڈیم کا ایک حِصّہ ناقص سیمنٹ کی وجہ سے منہدم ہو گیا تھا اور اِس ایکسیڈنٹ میں دو مزدور دب کر مر گئے تھے۔"

"جی۔۔۔۔ جی۔" عامر محمود نے کچھ توقف کے بعد کہا۔

"جی ہاں؟ یا جی نہیں؟"

"جی ہاں۔"

اگر میں کہوں کہ اُس کی انکوائیری میں آپ کو قصور وار ٹھہرا کر برخاست کر دیا گیا تھا تو آپ کیا کہیں گے؟"

اب عامر محمود کے اوسان خطا ہو چکے تھے۔ "جی نہیں،" وہ جلدی سے بولا۔

"کیا آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کو انکوائیری کے بعد برخاست نہیں کیا گیا تھا؟"

"جی نہیں۔۔۔۔ میرا یہ مطلب نہیں۔"

"تو پھر آپ کا مطلب کیا ہے؟"

"جی میرا مطلب ہے کہ قصور اُوپر والے لوگوں کا تھا، مگر میں چونکہ سب سے جونیئر تھا اِس لِئے الزام میرے سر تھوپ دیا گیا تھا۔"

"اور اگر میں کہوں کہ آپ کا بیان کہ آپ وہاں سے چھوڑ کر موجودہ ملازمت پہ آ گئے تھے، درست نہیں ہے، کیونکہ آپ کو وہاں سے اپریل چھیاسٹھ میں برخاست کیا گیا اور قریب سات ماہ بیکار رہنے کے بعد آپ نے نومبر چھیاسٹھ میں اِزمیر گھی انڈسٹریز کی ملازمت اختیار کی؟"

عامر محمود اب یک لفظی جوابات پہ آ چکا تھا۔ "جی،" وہ کمزور سی آواز میں بولا۔

یہاں پہ خواجہ معراج نے اُس سوال کو چھوڑ کر دُوسرا سوال شُروع کیا۔

"آپ سے پہلے اِزمیر گھی انڈسٹریز کی ملازمت میں ایک چیف کیمسٹ تھے جو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ایم-ایس-سی- کے ڈگری یافتہ تھے اور کئی برس کا تجربہ رکھتے تھے- اُن کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟"

"عامر محمود اِطمینان کا سانس لیتا ہوا دکھائی دیا- "جی وہ بہت اچھے آدمی تھے اور ایک قابل کیمسٹ تھے-"

"آپ نے چند سال تک اُن کے ساتھ کام کیا تھا-"

"جی ہاں- میں نے اُن سے بہت کچھ سیکھا ہے- وہ تین ساڑھے تین سال پہلے چھوڑ کر چلے گئے تھے-"

خواجہ معراج نے اچانک ایک انوکھا سوال کر دیا- "آپ کی تنخواہ کتنی ہے؟"

عامر محمود نے بوکھلا کر پہلے اِنتظار حسین کی جانب، پھر عدالت میں موجود اپنی فیکٹری کے ورکس منیجر اور اُس کی پارٹی کو دیکھا، جیسے جواب دینے کی اجازت طلب کر رہا ہو- اُس وقت میاں اِنتظار حسین نے اعتراض اُٹھا دیا-

"جناب، اِس سوال کا مقدمے سے کوئی تعلق نہیں ہے- یہ قطعی غیر متعلق سوال ہے-"

جج کے استفسار پر خواجہ معراج نے جواب دیا- "جنابِ عالی، میں جس مقصد کی جانب آ رہا ہوں اُسے حاصل کرنے کے لِئے یہ سوال اِنتہائی ضروری ہے-"

جج نے ناگواری سے یہ کہہ کر کہ "یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ زیرِ غور کارروائی سے سوال کا تعلق ثابت کریں، ورنہ میں اسے عدالت کا وقت ضائع کرنے کی کوشش تصور کرونگا" اعتراض رد کر کے خواجہ معراج کو جرح جاری رکھنے کی اجازت دے دی- خواجہ معراج نے جج کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سوالیہ نظروں سے عامر محمود کی جانب دیکھا- چند لحظے توقف کرنے کے بعد عامر محمود نے جواب دیا،

"سات سو روپے-"

"اب اگر میں یہ کہوں کہ سابقہ چیف کیمسٹ کبیر شاہ، جو اپنی اعلیٰ تعلیم اور تجربے کی بنا پر بارہ سو روپے ماہانہ تنخواہ پاتا تھا، اب از خود ملازمت چھوڑ کر نہیں گیا، بلکہ اُس کو برخاست کر دیا گیا تھا، اور اُس کی جگہ آپ کو ترقی دے کر متعین کر دیا گیا تو کیا آپ اس سے اِتفاق کریں گے؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عامر محمود جس نے کچھ دیر پیشتر اِنتہائی پُراعتماد لہجے میں گواہی کا بیان شُروع کیا تھا، اب ٹوٹتی ہُوئی آواز میں بولا، "جناب یہ مینجمنٹ کا معاملہ ہے، میرا اِس میں کوئی قصور ---- یعنی مطلب یہ کہ میرا اِس میں کوئی دخل نہیں ہے۔"

خواجہ معراج کے چہرے پہ اِستہزائی مسکراہٹ پیدا ہُوئی، مگر وہ تسلی آمیز لہجے میں عامر محمود سے بولا، "آپ بالکل دُرست فرماتے ہیں۔ اِس معاملے میں آپ کا قطعی کوئی دخل نہیں، بلکہ آپ کی مینجمنٹ نے فیصلہ کیا کہ سابقہ چیف کیمسٹ کو فارغ کر کے آپ کو اُس کی جگہ پر لگانے سے ایک تو تنخواہ کی بچت ہو گی، دُوسرے آپ مینجمنٹ کے زیرِبار احسان رہیں گے۔"

یہ کہنے کے بعد خواجہ معراج نے جج سے مخاطب ہو کر کہا کہ وہ اس گواہ سے مزید کوئی سوال نہیں پُوچھنا چاہئے۔ جج نے میز بجا کر عدالت دوپہر کے بعد تک کے لئے برخاست کر دی۔

سہ پہر میں مدعیان کی جانب سے ایکسٹرنل کیمیائی رپورٹ اَور اُس کے مصنف کے بیان کرائے جا رہے تھے۔ میاں اِنتظار حسین نے اس پہ زیادہ وقت نہ لیا، صرف گواہ سے ایک آدھا سوال کرنے کے بعد کہا کہ "آپ کی رپورٹ اَور اِزمیر کی اِنٹرنل رپورٹ میں تھوڑا بہت فرق ہے، گو اِس اُونچ نیچ کے باوجود آپ کا انالسس بھی مقررہ کردہ سپیسی فیکیشن کے اندر ہی ہے،" اَور جج سے کہا "جنابِ والا، دونوں رپورٹیں اَور سپیسی فیکشن چارٹ آپ کے سامنے ہے، آپ اِس کا جائزہ لے سکتے ہیں۔" مگر جب خواجہ معراج کی جرح کا وقت آیا تو جو کاروائی ہُوئی وہ مدعیان کے لِئے ایک حادثے سے کم نہ تھی۔

"میں رپورٹ پر آپ کی لبارٹری کا نام وغیرہ نہیں دیکھ رہا۔" خواجہ معراج نے پوچھا۔

کمزور سا نوجوان کیمسٹ ذوالقرنین نقوی، جو ابتداء سے ہی کچھ گھبرایا ہوا لگ رہا تھا، جواب دینے کی بجائے بولا، "جی؟"

"میں پُوچھ رہا ہوں کہ آپ کس لبارٹری سے تعلق رکھتے ہیں،" خواجہ معراج نے پُوچھا۔

"جی میں یونیورسٹی میں کام کرتا ہُوں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"یونیورسٹی میں؟ کس یونیورسٹی میں؟"

"پنجاب یونیورسٹی میں۔"

"یعنی آپ کا کسی اِنڈی پنڈنٹ لبارٹری سے تعلق نہیں ہے؟"

"جی یہ انالسس بالکل صحیح ہے۔"

عدالت میں بیٹھے ہوئے سامعین میں سے چند لوگ ہنس پڑے۔

"میں اِس کے دُرست ہونے پر اعتراض نہیں کر رہا،" خواجہ معراج نے کہا۔ "میں یہ دریافت کر رہا ہوں کہ ایکسٹرنل رپورٹ کے قواعد کے مطابق کیا یہ انڈی پنڈنٹ ہے؟"

"جی ہاں۔" ذوالقرنین نقوی نے جواب دیا۔

"آپ نے اِس کا سمپل کہاں سے حاصل کیا تھا؟"

"اِس کا سمپل اِنڈی پنڈنٹ حاصل کیا گیا تھا،" ذوالقرنین نے کہا۔

"ذوالقرنین صاحب، اِنڈی پنڈنٹ سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے سمپل کہاں سے اَور کیسے حاصل کیا"

"میں نے دوکان سے اِزمیر گھی کا دو کلو کا ڈبہ خریدا تھا۔"

"آپ نے خُود خریدا یا کہ آپ کو خرید کر دیا گیا تھا؟"

"میں نے خُود خریدا تھا۔"

"آپ نے اِس کی قیمت خُود ادا کی؟"

"اُس وقت میں نے اپنی جیب سے ادا کی تھی۔ جب میں نے رپورٹ کے معاوضے کا بل دیا تو اُس میں ڈبے کی قیمت شامل کر دی تھی۔"

"درست،" خواجہ معراج نے اطمینان بخش لہجے میں کہا۔ "ذوالقرنین صاحب، گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ آپ پر کوئی فرد جرم عائد نہیں کی گئی۔ آپ تسلی سے جواب دیں۔ میں آپ کو ایک مِنٹ کا وقفہ دیتا ہوں تا کہ آپ اپنے خیالات کو مجتمع کر لیں۔"

عدالت میں لوگوں کی باتوں کا ہلکا سا شور پیدا ہوا تو جج نے چوبی ہتھوڑے کی مدد سے میز بجا کر خاموشی کا اِشارہ کیا۔ اگلا ایک مِنٹ جج نے رپورٹوں کے کاغذات دیکھنے اور عدالت کے ایک اہلکار سے کوئی بات کرنے میں صرف کیا۔ اِسی دوران میں میاں اِنتظار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

حسین نے بھی گواہ سے سرگوشی میں بات کی۔

"ذوالقرنین صاحب،" خواجہ معراج بولا، "آپ نے اپنی کوالیفیکیشن بتائی ہے کہ آپ کے پاس ایم۔ایس۔سی کیمسٹری کی سند ہے۔ مگر آپ کے عہدے وغیرہ کا ذکر نہیں ہے۔"

"جی میں کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ میں ڈیمانسٹریٹر کے طور پر تعینات ہوں۔"

"چنانچہ اگر میں یہ فرض کر لوں کہ آپ نے یہ انالسِس اپنے ڈیپارٹمنٹ کی لبارٹری میں کیا، تو کیا یہ دُرست ہوگا؟"

"جی ہاں۔"

"اِس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے یونیورسٹی کے وقت میں اُن کے ریسورسز اِستعمال کر کے پرائیویٹ کام کیا ہے۔"

"جی۔۔۔۔" ذوالقرنین کی زبان لڑکھڑا گئی۔ "جی پریکٹیکل کی کلاس میں پروگرام کے مطابق گھی کا انالسس ہی ہو رہا تھا۔"

"تو آپ نے کوئی عام گھی لینے کی بجائے اِزمیر گھی حاصل کر لیا۔"

"جی ہاں۔"

"اُس ڈبے کی قیمت آپ نے یونیورسٹی سے بھی وصول کی؟"

"جی نہیں۔"

"یونیورسٹی کی لبارٹری میں جو مواد اِستعمال ہوتا ہے کیا اُس کے اخراجات یونیورسٹی ادا نہیں کرتی؟"

"جی عام طور پہ کرتی ہے۔ مگر اس موقعہ پر میں نے بتا دیا کہ یہ سمپل میری جانب سے استعمال ہو رہا ہے۔"

"کیا آپ کی مینجمنٹ نے اِس پہ کوئی اعتراض نہیں کیا؟"

"جی نہیں۔ وہ تو ایسی بات کو خوشی سے تسلیم کر لیتے ہیں۔ یونیورسٹی کی لبارٹریوں میں خرچ ہونے والے سامان کے لِئے اُن کے بجٹ میں پورے پیسے ہی نہیں۔ اُن کی کوشش ہوتی ہے کہ جس طرف سے بھی پیسے بچ سکیں، بچا لِئے جائیں۔"

"پھر بھی، کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آپ نے اپنی ملازمت کے وقت میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پرائیویٹ پارٹی کا کام کر کے پیسے کمائے۔ یعنی دُوہرا معاوضہ حاصل کیا؟"

ذوالقرنین خالی خالی نظروں سے خواجہ معراج کو دیکھنے لگا۔ میاں انتظار حسین اب چیں بچیں ہو رہا تھا مگر اِس تاثر کو دبانے کی کوشش میں تھا۔

چلئے چھوڑیئے اِس قصے کو،" خواجہ معراج نے کہا۔ "یہ بتائیں کہ اِزمیر کمپنی کے ساتھ آپ کی واقفیت کس بنا پر ہے؟"

"جی۔۔۔۔ واقفیت؟"

"بھئی اُنھوں نے آخر آپ کو رپورٹ لکھنے کے لِئے منتخب کیا، تو ظاہر ہے کہ اُن کا آپ کے ساتھ کسی نہ کسی ذریعہ سے رابطہ ہو گا، جس کی بنیاد واقفیت ہی ہو سکتی ہے۔"

"میں نے ایک بار اِس کمپنی میں ملازمت کے لِئے درخواست دی تھی،" ذوالقرنین نے آخر بتایا۔

"آپ کو ملازمت کی پیشکش ہُوئی یا نہیں؟"

"اُس موقعہ پر نہیں ہُوئی۔"

"اُس وقت آپ یونیورسٹی کی ملازمت میں تھے؟"

"میں نے وہ ملازمت نئی نئی شروع کی تھی۔"

"پھر آپ کو اِس پرائیویٹ کمپنی میں درخواست دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟"

"یہاں پر۔۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ ترقی کے چانس زیادہ تھے۔ اور۔۔۔۔"

"کہیے کہیے۔"

"کچھ تنخواہ کا فرق بھی تھا۔"

"پھر اُس کے بعد۔۔۔۔"

اِس مقام پہ میاں انتظار حسین نے ایسی عجلت میں مداخلت کی کہ خواجہ معراج کی بات پوری نہ ہونے دی۔ "جنابِ والا،" وہ جج سے بولا، "میں اِس گواہ کو منحرف کروانا چاہتا ہُوں۔"

"کس بنا پر، میاں صاحب،؟" جج نے پُوچھا۔

"گواہ کا ذہن اِنتشار کی حالت میں ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"منحرف قرار دلوانے کے لِئے یہ کوئی گراونڈز نہیں ہیں۔ میری دانست میں وہ سوچ سمجھ کر سچ سچ جواب دے رہا ہے۔"

جج نے ہاتھ کے اِشارے سے خواجہ معراج کو جرح جاری رکھنے کو کہا۔ مگر خواجہ معراج کا کام مکمل ہو چکا تھا۔ اُس نے ہنس کر کہا کہ وہ کوئی اَور سوال نہیں کرنا چاہتا۔ عدالت میں سامعین کا شور اُبھرا، جسے جج نے میز بجا کر بند کرنے کی کوشش کی۔ ذوالقرنین نے بوکھلا کر پہلے اپنے وکیل اَور پھر جج کو دیکھا۔ "یہ انالس بالکل دُرست ہے جناب،" وہ بلبلا کر بولا۔ "میں قسم کھا کر کہتا ہُوں۔"

جج نے اُسے ایک نظر دیکھ کر اِنتظار حسین سے پُوچھا۔ "میاں صاحب، کیا آپ کے بیان ختم ہوئے؟"

میاں اِنتظار نے کرسی سے اُٹھنے کی زحمت نہ کی۔ "جناب تائیدی شہادت ختم ہُوئی۔ تردید کا حق محفوظ رکھتا ہوں،" اُنہوں نے بیٹھے بیٹھے کہا۔ اُن کے چہرے پہ ہلکی سی ناگواری کا تاثر تھا۔

جج نے متعدد بار میز کو چوبی ہتھوڑے کی مدد سے بجا کر عدالت کا شور ختم کرنے کی کوشش کی، پھر اُسی شور میں عدالت برخاست کر دی اَور فریقین کو اگلی پیشی کی تاریخ کے لئے عدالت کے اہلکار سے رجوع کرنے کی ہدایت کر کے اپنے چیمبر میں چلا گیا۔

عدالت کے اندر ہی بدیع الزمان اَور اس کے ساتھیوں کی باچھیں کھلی ہُوئی تھیں اَور اُنہوں نے آپس میں باتیں شُروع کر رکھی تھی۔ باہر آ کر وہ گویا باقاعدہ طور پر بغلیں بجانے لگے۔ بدیع الزمان نے کپکپاتے ہاتھوں سے سگریٹ سلگایا اَور مکا ہوا میں لہرا کر نعرہ لگایا۔ "بوکاٹا۔"

اعجاز نے بھی اُس کی پیٹھ ٹھونکی۔ "یار جج نے تو کمال کر دیا،" اعجاز نے کہا۔

"بھئی پبلک اِنٹرسٹ کا معاملہ ہے،" بدیع الزمان بولا، "ہمارے خلاف جا کر اُس نے اپنی گڈی چڑھوانی ہے؟"

خواجہ معراج کے چہرے سے گو مسرت مترشح تھی، مگر وہ سوچ میں تھا۔

"خواجہ صاحب،" اعجاز نے پُوچھا، "یہ بتائیں کہ اِزمیر والوں نے اتنی کمزور گواہی کیوں پیش کی؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں،" خواجہ معراج بولا۔ "بڑی عجیب بات ہے۔"

"آپ کا کیا اندازہ ہے؟"

"میرے خیال میں اُن سے غلطی ہو گئی۔"

"کوئی غلطی سی غلطی!"

"بس ہو گئی۔ بڑے بڑے لوگ غلطی کر جاتے ہیں۔ یہ لوگ کسی بھی بڑی لبارٹری سے رپورٹ بنوا سکتے تھے۔ مِل ملا کر کام نکلوا لیتے، ان کے لِئے پیسے خرچ کرنا کوئی مشکل نہیں تھا۔ اُن کا خیال ہو گا کہ کوئی اِتنی پڑتال نہیں کرے گا۔ ٹیکنیکل قسم کے معاملے میں ایک کوالیفائیڈ آدمی کو کم ہی چیلنج کیا جاتا ہے۔ مگر سمجھو کہ ہماری قسمت اچھی ہے۔ جج نے اِنٹرسٹ لیا۔"

"اِنٹرسٹ کیا بھئی، اُس نے تو واضح طور پر ہماری طرف داری کی۔"

"بدیع ہوش کرو،" خواجہ معراج سختی سے بولا۔ "تُم یہ بات پھیلانا چاہتے ہو کہ جج ہمارا طرفدار ہے؟ کیس کا بیڑا غرق کرنا چاہتے ہو؟ زبان بند رکھو۔"

"خواجہ صاحب غلطی ہو گئی،" بدیع الزمان گڑگڑایا۔ "اب جو میری زبان سے ایسا لفظ نِکلا تو جو چور کی سزا وہ میری۔"

"زیادہ اِترانے کی ضرورت بھی نہیں۔ ابھی بڑا لمبا قِصّہ باقی ہے۔ آج آثار اچھے ہیں، کل کا پتا نہیں۔ کل جج کی اپنی بیوی سے چخ چخ ہو جائے تو کیس کو اُلٹ کر رکھ دے۔ بس کنٹرول میں رہو۔"

"خواجہ صاحب، جو آپ کا حکم وہ سرکار کا حکم۔ آج سے میری زبان بندی ہو گئی۔"

سب ٹھنڈے پڑ گئے۔ دُکان پہ بیٹھ کر اُنہوں نے چائے کا آرڈر دیا۔ بدیع الزمان نے دوسرا سگریٹ سلگایا اَور اطمینان سے مسکرا کر فضا میں دیکھنے لگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اگلی پیشی پر مدعا علیہان کی جانب سے بیان کرائے جا رہے تھے۔ سب سے پہلے ڈاکٹر احسان الحق سکنہ پُل کھنگر گواہ کے طور پر پیش کیا گیا۔

"عرصہ تقریباً تین سال سے میرے علم میں کچھ ایسی بیماریاں آ رہی ہیں جو پہلے دیکھنے میں نہیں آئیں۔"

"کس قسم کی بیماریاں؟" خواجہ معراج نے پُوچھا۔

"زیادہ تر معدے اَور انتڑیوں کی بیماریاں۔"

"جس نوع کی بیماریوں کا آپ ذکر کر رہے ہیں وہ عموماً کن وجوہات کی بنا پر لاحق ہوتی ہیں؟"

"یہ ایک بہت وسیع سوال ہے جناب۔ ہر بیماری کی درجنوں وجوہات ہو سکتی ہیں، جس کی تشخیص مختلف عوامل کو مدنظر رکھ کر کرنی پڑتی ہے۔ طریق کار یہ ہے کہ جو حالات پہلے سے موجود تھے اَور بیماری لاحق نہیں ہُوئی تھی اُن کو تشخیص کے عمل سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ اُس کے بعد مختلف کیسوں میں جو مزید عوامل مشترک پائے جاتے ہیں اُن کو بھی ایک طرف رکھ دیا جاتا ہے۔ تشخیص دراصل چھانٹی کا عمل ہوتا ہے۔ اس طرح چھانٹی کرتے کرتے آخرکار آدمی ایک یا دو جزئیات تک پہنچ جاتا ہے جن کا ظاہری طور پر کسی دُوسرے فیکٹر کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا۔ اِس مسٹری فیکٹر تک پہنچنے کے بعد پھر اس کے بارے میں مکمل تفتیش کی جاتی ہے۔"

"آپ نے اِس مسٹری فیکٹر تک پہنچنے کے لِئے کس طرح سے مرحلہ وار تفتیش کی؟"

"ایسے کیس میں سب سے پہلے ہمیں وائیرس کا خیال آتا ہے، کہ یہ شاید مریض کے کسی اِختیاری عمل کا نتیجہ نہیں بلکہ کوئی جرثومہ وغیرہ کہیں سے آ کر سسٹم میں داخل ہو گیا ہے۔ اس مقصد کے لِئے میں نے چند لوگوں کے خون، پیشاب، پاخانہ، تھوک وغیرہ ٹیسٹ کرائے۔ بہرحال وائیرس کو خارج کر دیا گیا۔ اُس کے بعد میں نے دیکھنا چاہا کہ یہ کوئی بڑھاپے یا غربت کی بیماری تو نہیں جو کہ قدرتی امور میں ہی شامل ہوتی ہے۔ لیکن جب ایک نسبتاً خوشحال اَور جوان شخص کو یہ بیماری لاحق ہُوئی تو وہ امکان بھی ختم ہو گیا۔ یہ ایک افسوسناک کیس تھا۔ اُس کے معدے میں ناسور پیدا ہو گیا تھا جو پھٹ گیا۔ آخری وقت میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اُسے ہسپتال داخل کرایا گیا مگر جان نہ بچ سکی۔ اب میں نے اختیاری عوامل کی جانب توجہ دی، جن میں خوراک اَور طرز زندگی کو زیر غور لانا پڑتا ہے۔ طرز زندگی میں عرض یہ ہے جناب کہ دیہاتی لوگوں کے رہن سہن میں بہت تھوڑا فرق ہوتا ہے۔ کاشتکار ہو زمیندار ہو یا چھوٹا موٹا سرکاری اہلکار، تقریبا سبھی ایک سی زندگی گزارتے ہیں، سبھی کو ایک سی اِمیونٹی ہوتی ہے اَور حادثاتی اموات کو چھوڑ کر، سب کم و بیش ایک سی عمر ہی پاتے ہیں۔ اِختیاری عارضے کی صرف ایک ہی وجہ رہ جاتی ہے، وہ خوراک ہے۔ اس کے بعد بھی درجنوں اشیائے خوردنی کو ایک ایک کرکے خارج کرنا پڑتا ہے۔ گو کام کافی آسان ہو جاتا ہے۔"

"آمدن بر سر مطلب،" خواجہ معراج بولا، "آپ آخر اِس نتیجے پر پہنچے کہ مضر صحت گھی کھانے کی وجہ سے معدے اَور انتڑیوں کی بیماریاں ظاہر ہو رہی ہیں۔ جو بدہضمی کی شکل میں شروع ہو کر مہلک بیماریوں کی شکل اختیار کر جاتی ہیں۔"

"جی ہاں۔ اِس کی تمام تر تفصیل میری رپورٹ میں موجود ہے۔"

خواجہ معراج، بیان ختم کرکے بیٹھ گیا اَور جرح کے لِئے گواہ کو وکیل مدعی کے حوالے کر دیا۔

"کیا یہ دُرست نہیں ہے؟" میاں انتظار حسین اُنگلی کے اشارے سے ڈاکٹر احسان الحق کو مخاطب کرکے بولا، "کہ جب آپ میڈیکل کالج میں زیر تعلیم تھے تو آپ کی فیسیں آپ کے علاقے کے زمیندار اَور سابق ایم۔پی۔اے۔ ملک جہانگیر اعوان، جو مدعا علیہ محمد اعجاز اعوان کی برادری کا سربراہ ہے۔۔۔۔۔"

خواجہ معراج تیزی سے اُٹھا اَور میاں اِنتظار حسین کی بات کاٹ کر بولا، "او بجیکشن! جناب والا، اِس طرز سوال سے ایک ایسے شخص کو ملوث کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو نہ یہاں پہ موجود ہے نہ اِس مقدمے میں نامزد ہی ہے۔"

جج تارڑ نے اعتراض کو تسلیم کرتے ہُوئے ہدایت کی کہ کہ محترم ایڈووکیٹ استغاثے کے دائرہ کار میں رہتے ہُوئے سوال کریں۔"

"بہتر جناب،" میاں انتظار حسین نے کہا۔ "میں سوال واپس لیتا ہُوں۔ ڈاکٹر صاحب، آپ اپنے مریضوں اَور اُن کے علاج معالجے کا ریکارڈ رکھتے ہیں؟"

"دیہات میں جناب کہاں ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ میں نے البتہ رجسٹر رکھا ہوا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جس میں میرا کمپاؤنڈر نام، بیماری اور تاریخ لکھتا ہے۔"

"اور ایڈریس؟"

"جی نہیں۔ گاؤں میں تو ایڈریس کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ سب ایک دُوسرے کو جانتے پہچانتے ہیں۔ آپ کو علم ہو گا کہ ڈاک وغیرہ بھی صرف آدمی اور گاؤں کے نام پر ہی آتی ہے۔"

"اگر آپ کا کمپاؤنڈر رجسٹر میں کوائف درج کرتا ہے تو آپ اِس کا حساب کیسے رکھتے ہیں؟"

"جناب میں ہر روز، بلکہ ہر ایک مریض کے ساتھ رجسٹر دیکھتا ہُوں۔"

"آپ کے مریضوں کی تعداد کتنی ہے؟"

"اِس کا اندازہ تو مشکل ہے۔ لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔"

"پھر بھی، جو لوگ اپنی شکایات لے کر ہمیشہ آپ ہی کے پاس آتے ہیں اُن کا تخمینہ تو لگایا جا سکتا ہے۔"

"تقریباً ڈیڑھ دو سو ہوں گے۔"

"اور جو کوئی نیا آدمی آتا ہے آپ اُس کی پہچان رکھتے ہیں؟"

"جناب مجھے پریکٹیس کرتے ہُوئے آٹھ سال ہونے کو آئے ہیں۔ اس عرصے میں آخر اِتنی مشق تو ہو جاتی ہے کہ ایک پیشہ ور آدمی چہروں مہروں کو پہچاننے لگے۔"

"مجھے آپ کی یاداشت کے بارے میں قطعی کوئی شک و شبہ نہیں ہے ڈاکٹر صاحب۔ مگر اِس کے باوجود کیا آپ تسلیم نہیں کریں گے کہ نامکمل اور سرسری ریکارڈ رکھنے کی صورت میں مریضوں اور ان کی بیماریوں کے درمیان مکس اپ ہو جانے کا احتمال ہے؟"

"میرے تجربے میں تو ایسا کبھی نہیں ہوا جناب۔"

"خاص طور پہ جبکہ ہمارے ہاں،" میاں اِنتظار حسین نے احسان الحق کے جواب کو نظر انداز کر کے سوال کو طول دیا، "بعض نام ازحد مقبول اور عام ہیں۔ مثلاً میں ایسے ایسے گاؤں کو بھی جانتا ہوں جس کی آبادی کا پندرہ بیس فیصد حصہ ایک ہی نام کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ اور آپ کو بھی علم ہو گا کہ ایسی باتوں کی بنا پر ہسپتالوں میں بڑی بڑی غلطیاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سرزد ہو جاتی ہیں۔"

"ہسپتالوں میں تو سینکڑوں ہزاروں مریض ہوتے ہیں اور ریکارڈنگ وغیرہ کا سسٹم کئی ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ وہاں غلطی ہونے کا اِمکان ہے۔"

"شکر ہے کہ آپ نے اِسے ممکنات میں تو تصور کیا" میاں اِنتظار حسین نے مسکرا کر کہا۔ "آپ نے ایک خاص واقعہ کا ذکر کیا ہے، جس میں ایک جوان زمیندار کو یہ بیماری لگ گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ 'بہت دیر' سے آپ کے پاس آیا اور زیرِ علاج ہوا۔ اس بارے میں دو سوال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اِس مریض کو آخری وقت میں ہسپتال لے جایا گیا مگر بیماری بگڑ چکی تھی اور مریض کی جان نہ بچائی جا سکی۔ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ وہ کتنا عرصہ آپ کے زیرِ علاج رہا؟"

"تقریباً تین ماہ تک۔"

"اگر آپ کے کہنے کے مطابق وہ بہت دیر سے، آپ کے پاس علاج کی غرض سے آیا تو کیا میں اِس سے یہ سمجھوں کہ اُس کی بیماری کافی حد تک ترقی کر چکی تھی؟"

"جی ہاں، اُس کی حالت اچھی نہیں تھی۔"

"تو کیا اُس وقت آپ کی یہ ذمہ داری نہ تھی کہ اُسے فوراً ہسپتال میں داخل ہونے کا مشورہ دیتے، تاکہ آپ کو پھر یہ نہ کہنا پڑتا کہ آخری وقت میں اُسے ہسپتال میں داخل کرایا گیا جب اُس کے صحت یاب ہونے کے امکانات بہت ہی کم رہ گئے تھے؟ دُوسرے لفظوں میں آپ کے زیرِ علاج ہونے کے دوران اُس کی بیماری اِس حد تک بگڑ گئی کہ وہ لاعلاج ہو گیا؟"

"جناب پہلے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی ڈاکٹر بھی کسی مریض کی گارنٹی نہ دیتا ہے اور نہ دے سکتا ہے۔ دُوسرے یہ کہ وہ اُمید لے کر میرے پاس آیا تھا، میں نے اُس کے متعدد ٹیسٹ کروائے، جن میں کچھ وقت صرف ہو گیا۔ پھر میں نے اپنے تجربے کے مطابق اُس کا علاج شروع کیا۔۔۔۔"

"اور پھر یہ بات بھی تو ہے ناں کہ اگر آپ سب مریضوں کو ہسپتال بھیجنے لگیں تو آپ کی اپنی پریکٹس کیسے چلے!"

"جناب یہ بات ہرگز دُرست نہیں ہے،" ڈاکٹر احسان الحق کی آواز میں غصے کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جھلک تھی۔ "میرا اندازہ تھا کہ اُسے افاقہ ہو گا اَور اِسی لِئے میں نے اُسے دوا دینی شُروع کی تھی۔"

"مگر اِس کیس میں آپ کا اندزہ غلط نِکلا۔"

"کوئی شخص بھی اندازے کی غلطی کا مرتکب ہو سکتا ہے۔"

گو ڈاکٹر احسان الحق نے اپنا ضبط برقرار رکھا ہوا تھا، تاہم اُس کے لہجے میں ہلکی سی پریشانی کے آثار ظاہر ہونے لگے تھے۔

"میرا دُوسرا سوال یہ ہے کہ اگر یہ مریض آپ کے پاس دیر کر کے پہنچا تو ظاہر ہے کہ اُس نے پہلے بھی کسی سے علاج کرایا ہو گا۔"

"دیہاتی علاقوں میں نسبتاً متمول لوگ بھی سب سے پہلے حکیموں اَور دم درود والوں کا رُخ کرتے ہیں۔"

"خیر، دم درود کو تو چھوڑا جا سکتا ہے،" میاں اِنتظار حسین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "دم درود سے افاقہ تو ہو سکتا ہے مگر کوئی نیا عارضہ لاحق نہیں ہوتا۔" سامعین میں سے دبی دبی ہنسی کی آواز اُٹھی۔ اِنتظار حسین نے اپنی بات جاری رکھی۔ "کیا یہ ممکن نہیں کہ بیماری کی اصل اِبتدا کسی حکیم کی اُلٹی سیدھی دواء سے ہوئی ہو؟"

"ممکن تو ہے۔"

"ممکن ہے یا عین ممکن ہے؟"

"جو بھی کہہ لیں، کیا فرق پڑتا ہے؟"

"بہت فرق پڑتا ہے ڈاکٹر صاحب۔ ممکنات کا دائرہ ڈھیلا ڈھالا اَور وسیع ہوتا ہے۔ جبکہ 'عین ممکن' بات کا دائرہ تنگ اَور زیادہ واضح ہوتا ہے اور اصل اِیشوز کی نشاندہی آسانی سے ہو جاتی ہے۔"

"آپ کا یہ خیال ہے تو یونہی سہی۔"

"یعنی آپ مجھ سے اِتفاق کر رہے ہیں کہ یہ عین ممکن ہے کہ----"

"اگر آپ ایسا سمجھتے ہیں تو یونہی سہی،" ڈاکٹر احسان الحق نے وکیل کی بات کاٹ کر کہا۔ اُس کے لہجے میں بے صبری اَور غصے کی ملی جلی آواز تھی۔

خواجہ معراج، بدیع الزمان اَور اُن کی پارٹی کے دُوسرے لوگوں کو اب اس بات کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اِندیشہ لاحق ہو چلا تھا کہ ڈاکٹر احسان الحق، میاں اِنتظار حسین کی باتوں میں آ کر اپنا اعتماد کھوتا چلا جا رہا تھا۔ خواجہ معراج اُٹھ کھڑا ہوا۔

"جنابِ والا،" اُس نے جج کو مخاطب کر کے کہا۔ "فاضل کونسل گواہ کے مُنہ میں اپنے مطلب کی باتیں داخل کر کے۔۔۔۔۔"

اِس سے پہلے کہ خواجہ معراج اپنی بات ختم کرتا، اِنتظار حسین، چہرے پہ طمانیت بخش تاثر لئے، عدالت کو مخاطب کر کے بولا کہ وہ اِس گواہ پہ اپنی جرح کو ختم کر رہا ہے۔ عدالت میں سامعین ایک دُوسرے سے باتیں کرنے لگے۔ اِس شور میں جج تارڑ نے میز بجا کر دس مِنٹ کے لِئے عدالت برخاست کرنے کا اعلان کیا۔

باہر آ کر بدیع الزمان نے سگریٹ سلگایا، شیخ سلیم نے تازہ پان مُنہ میں ڈالا، اَور خواجہ معراج نے صرف اِتنا کہا، "بھڑوا لومڑ کی طرح چالاک ہے۔ اِس کے پاس آرگومنٹ نہ ہو تو لفظوں میں پھنسا لیتا ہے۔ آخر نام اس نے مفت میں تو نہیں کمایا۔" اُس کے لہجے میں رشک کی جھلک تھی۔

عدالت دوبارہ لگی تو ہجویری کیمیکل لبارٹریز لمیٹڈ کا جواں سال کیمسٹ کامران خان گواہی کے لِئے حاضر ہوا۔

"کامران صاحب،" خواجہ معراج نے کہا، "کیا آپ عدالت کو شُروع سے گھی بنانے کے عمل کی تفصیل بتائیں گے؟"

"بہتر جناب،" کیمسٹ کامران نے جواب دیا۔ "پہلی سٹیج نیوٹرلائزیشن کی ہے، جسے پری نیوٹرلائزیشن کہا جاتا ہے۔ دُوسری سٹیج پر بلیچنگ کی جاتی ہے۔ اِسے بھی پری بلیچنگ کہا جاتا ہے۔"

"پری، کا لفظ کیوں استعمال ہوتا ہے؟"

"کیونکہ یہ دونوں عمل شُروع میں پہلی بار کئے جاتے ہیں، اَور پھر بعد میں پانچویں اَور چھٹی سٹیج پر پہنچ کر اُنہیں دوہرایا جاتا ہے۔ بہرحال، تیسری سٹیج پر آئل کو فلٹر کیا جاتا ہے۔ اب آئل ہائیڈروجی نیشن کے لِئے تیار ہو جاتا ہے، جو کہ چوتھی سٹیج ہے۔ ہائیڈروجی نیشن کے بعد، جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا، پانچویں اَور چھٹی سٹیج پر دوبارہ نیوٹرلائزیشن اَور بلیچنگ کی جاتی ہے۔ آگے اِس مرکب کو دوبارہ فلٹر کیا جاتا ہے۔ اِس کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بعد ڈی اوڈو رائیزلیشن کا عمل کیا جاتا ہے جو پرواکسائیڈ کے ذریعے ریسنڈٹی، یعنی بدبودار مادوں کا ٹریٹمنٹ ہے۔ پھر نویں سٹیج پر آخر میں ایک دفعہ پھر فلٹریشن ہوتی ہے اور گھی کی تیاری عمل میں آتی ہے۔"

"مدعی کی پیش کردہ انالسِس رپورٹ اور آپ کی رپورٹ میں خاصا فرق ہے۔ آپ کے خیال میں اس کی کیا وجہ ہے؟"

"جی اِس کی وجہ کا تو مجھے علم نہیں۔ مگر ہماری لبارٹری شہر کی ٹاپ لبارٹریوں میں سے ہے، جس پہ ہر سال گورنمنٹ کا چیک ہوتا ہے اور سرٹیفکیٹ اِیشو کیا جاتا ہے۔"

"انالسس کی خاطر آپ کا سمپل لینے کا طریقہ کار کیا تھا؟"

"ہم نے گھی دوکان سے خریدا تھا۔"

"کونسی دوکان سے؟"

"داتا سٹور سے۔ یہ ایک درمیانے سائز کا جنرل سٹور ہے۔"

"اُن کے پاس دُوسرے مارکے کے گھی بھی تھے؟"

"جی ہاں، مختلف مینوفیکچررز کے گھی رکھے تھے۔"

"اِز میر بناسپتی کا ایک ڈبہ تھا یا متعدد تھے؟"

"مختلف سائز کے کئی ڈبے تھے۔"

"اور آپ نے کوئی سا ایک خرید لیا؟"

"جی ہاں۔ ملک اعجاز صاحب نے خریدا تھا۔ میں اُن کے ہمراہ تھا۔ رسید رپورٹ کے ساتھ منسلک ہے۔"

"اور ڈبہ؟"

"وہ بھی موجود ہے،" کیمسٹ نے کہا۔ "عدالت میں ایگزبٹ کے طور پہ داخل کر دیا گیا۔"

"ڈبہ آپ نے سٹور میں کھولا یا اپنے دفتر میں؟"

"لبارٹری میں لا کر کھولا۔"

"آپ اور ملک محمد اعجاز موجود تھے؟"

"جی ہاں۔ ہمارے علاوہ ہمارے چیف، جو کیمسٹ بھی ہیں اور پتھالوجسٹ بھی، وہاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موجود تھے۔ ڈبہ کھولنے کے بعد سمپل نکال کر سیل کر دیا گیا تھا۔ انالسِس رپورٹ پر چیف صاحب کے کاؤنٹر سائن بھی ہیں۔"

"میں نے پیچھے آپ کی اَور مدعی کی پیش کردہ رپورٹوں میں فرق کا ذکر کیا تھا۔ مثال کے طور پر آپ کی رپورٹ کے مطابق گھی میں تیزابیت مقررہ حد سے تین گنا زیادہ پائی گئی ہے، یعنی صفر اعشاریہ چھ فیصد ہے۔ اِس سے کیا نقصان ہوتا ہے؟"

"جناب اِس بات کا تو مجھے علم نہیں۔ میں صرف ایک کیمسٹ ہوں۔ مگر ظاہر ہے کہ جو اجزاء بھی سپیسی فیکیشن سے تجاوز کریں گے مضر رساں ہی ہوں گے۔"

"ڈاکٹر کی رپورٹ کے مطابق تیزابیت معدے میں السر پیدا کر سکتی ہے۔"

"ہو سکتا ہے۔"

"آپ نے کچھ دیر پہلے عدالت کو گھی کی تیاری میں آنے والے نو مختلف سٹیج بتائے ہیں۔ اپنی رپورٹ کی روشنی میں کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ اِزمیر گھی کی تیاری میں یہ سارے عوامل پورے کئے گئے ہیں؟"

"جو کچھ اِس فیکٹری میں ہوتا ہے اُس کے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ البتہ انالسِس کے مطابق چونکہ گھی کے مختلف اجزاء حدود سے تجاوز کرتے ہیں اِس لِئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ تیاری کے دوران کوئی نہ کوئی اُونچ نیچ ضرور ہوتی ہے۔" یہاں پہ خواجہ معراج نے اپنے بیان ختم کئے تو جرح کی خاطر میاں اِنتظار حسین اُٹھا۔

"کامران صاحب،" وہ اپنے مخصوص تسلی آمیز، مہذب لہجے میں، جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ دُنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے مگر اُس کی طمانیت میں فرق نہیں آ سکتا، مخاطب ہُوا۔ "آپ نے اپنی تعلیم ایم۔ایس۔سی کیمسٹری بتائی ہے۔"

"جی ہاں،" کامران نے جواب دیا۔

"یعنی ایم۔ایس۔سی ٹیکنالوجی جسے عرفِ عام میں ایم۔ایس۔سی ٹیک کہا جاتا ہے، نہیں بلکہ آپ نے ایم۔ایس۔سی پیور کیمسٹری کی ہے۔"

"جی دُرست ہے۔ اِسی لِئے میں لبارٹری انالسِس کرتا ہوں۔"

"آپ نے بالکل ٹھیک فرمایا۔ میرا مقصد کہنے سے یہ ہے کہ چونکہ آپ اِنڈسٹریل کیمسٹ نہیں ہیں، چنانچہ انڈسٹری کے مختلف طریق کار سے گہری واقفیت نہ رکھتے ہوں گے۔ تاہم